غزلیں

انور سلیم

○

عجب شور ہوا ہے اور میں ہوں
سفر شورش زدہ ہے اور میں ہوں

گریباں چاک کر ڈالا ہے اپنا
کہ اب میری قبا ہے اور میں ہوں

سلاسل کی نہیں جھنکار کوئی
قفس میں اک صدا ہے اور میں ہوں

ترے نغموں کے سُر پہنچیں تو کیسے
یہاں ہر سُو خلا ہے اور میں ہوں

کبھی مستی میں ہستی جام سی تھی
اب اُس کا بس نشہ ہے اور میں ہوں

نہیں ہے جرم پھر بھی منصفی کی
یہ انجانی سزا ہے اور میں ہوں

شکستہ ناؤ اور چھاتی پہ میری
سمندر چیختا ہے اور میں ہوں

سراب آکے کوئی صحرا نہ ہو یہ
مرے سر پر گھٹا ہے اور میں ہوں

MIGH-58/B، اولڈ سنتوش نگر، حیدرآباد۔ 500059

حبیب سیفی

○

ابھی مردہ رگوں میں عزم کا افسون باقی ہے
اندھیروں پر ہمارا آخری شبخون باقی ہے

سبھی اوراق کہنے کو تو ہم نے کر لیے ہیں پُر
صداقت جس پہ مبنی ہے وہی مضمون باقی ہے

نہ سر ڈھکتے نہ پھیلاتے ہیں دستِ انکساری ہم
دعاؤں کا طریقہ اب کہاں مسنون باقی ہے

ہم اپنی خاکساری کا نہ سودا ہونے دیں گے پھر
کہ جب تک عزم کی رگوں میں خون باقی ہے

وہاں خوابیدہ ہے آزادی کا دیوانہ اے سیفیؔ
ہمارے دل میں اب بھی عظمتِ رنگون باقی ہے

فرسٹ فلور، حوض رانی، E12/51,B، مالویہ نگر، نئی دہلی۔ 17